Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد ۷۷/۴۲ | منگل - ۲۱ ذوالحجہ ۱۴۱۲ھ - ۲۳ احسان ۱۳۷۱ ہش - ۲۳ جون ۱۹۹۲ء | نمبر ۱۴۲

سب کچھ خدا کے لئے کریں

تم نے جو کچھ کرنا ہے خدا تعالیٰ کی خاطر کرنا ہے۔ اور خدا تعالیٰ تمہارے کام کو دیکھ رہا ہے۔ اور وہی اس کا اجر دے گا۔ اگر کوئی شخص کسی پر احسان کرتا ہے اور دوسرا شخص اس احسان کو بھول جاتا ہے یا اس کے احسان کی قدر نہیں کرتا تو یہ اس کا قصور ہے۔ تمہارا فائدہ اسی میں ہے کہ تم احسان کرتے چلے جاؤ۔ (خطبہ حضرت امام جماعت الثانی فرمودہ یکم اکتوبر ۱۹۵۴ء)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"چند روزہ زندگی ہے اس کا نظارہ کیا ہے کون ہے جو اپنے خویش و اقارب کی موت کا نظارہ نہیں دیکھتا۔ اللہ تعالیٰ نے دنیا کو بے ثبات کر رکھا ہے۔ جو آیا ہے اس کے اوپر جانا سوار ہے۔ ہزار دو ہزار برس کی عمر ہوتی تب بھی کیا ہوتا۔ مگر انسان کی عمر تو چیل اور گدھ جتنی بھی نہیں ہے۔ اگر یہ مضمون دل کے اندر چلا جائے تو اس کا اثر ہوتا ہے۔ جیسا کہ ابراہیم ادھم اور شاہ شجاع وغیرہ پر ایسا اثر پڑا کہ اپنے اپنے تختوں سے نیچے اتر پڑے۔"

(ملفوظات جلد چہارم صـ ۱۷۴)

"خدا کی قدرتیں عجیب ہیں۔ جس کو چاہے عزت عنایت کرے۔ یہ تمام اس کی لہریں ہیں۔ انسان کی غلطی ہے کہ اِدھر اُدھر ہاتھ پیر مارتا ہے جس قدر وہ لذّات چاہتا ہے۔ خدا تعالیٰ قادر ہے کہ حلال ذریعہ سے پہنچاوے۔ کوئی دوست کسی کی ایسی پاسداری نہیں کرتا جیسے وہ کرتا ہے۔ اُس کے خلقِ اسباب میں عجیب مزا آتا ہے۔ قتل کے مقدمہ پر نظر ڈالو کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے سب میں پھوٹ ڈال دی۔ میرا تو یہ خیال ہے کہ اگر حاکم کے سامنے بھی آدمی جاوے تو اُسے ہرگز نہ کوسے کیونکہ اگر خدا کو یہ راضی کرتا ہے تو خدا خود اس حاکم کے دل کو اس کی طرف پھیر دے گا۔ سب کچھ اسی کے پنجہ میں ہے۔ جیسے جس طرف چاہے پھیر دے۔"

(ملفوظات جلد چہارم صـ ۲۱۴)

دعاؤں کے ذریعہ خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کریں

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے

"خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں نیکی کی باتیں بھی بتائیں اور نیکی اور تقویٰ کی راہیں بھی انسان پر کھولیں اور ان دو چیزوں میں فرق ہے مثلاً ایک ہے خرچ کرنا اور ایک ہے دوسروں پر خرچ کرو اور "ان کا حق ادا کرو" اور یہ حکم ہے لیکن کن راہوں پر چل کر صحیح خرچ ہو سکتا ہے۔ یہ خدا تعالیٰ نے بتا دیا ہے۔ تقویٰ کی راہوں کی تعیین بھی خدا تعالیٰ نے کر دی ہے اور اگر انسان اپنی بشری کمزوری کے نتیجہ میں بھٹک جائے تو (بخشش) اور توبہ کے سامان بھی اس کے لئے پیدا کر دیئے گئے ہیں۔ اس بیان کو تعلق باللہ پر ختم کیا۔ فرمایا۔ خدا تعالیٰ سے زندہ تعلق قائم کرنا اس کے حقوق کی ادائیگی کرنا۔ انسانوں کا خیال رکھنا۔ ان کے حقوق کی ادائیگی کرنا اپنے نفس کی طاقتوں کو ضائع نہ کرنا۔ خود اپنے نفس کا خیال رکھنا۔ اپنے نفس کی صحیح نشوونما کرنا۔ خدا تعالیٰ کے قرب کی راہوں کو اختیار کرنے کے قابل ہو جانا یہ طاقت ہونا کہ انسان اپنے دائرہ استعداد کے اندر نیکیوں میں بڑھتا چلا جائے۔ یہ سب کچھ اپنے زور کے ساتھ تو نہیں ہو سکتا۔ یہ اس وقت تک ممکن نہیں جب تک خدا تعالیٰ سے دعاؤں کے ذریعہ قوت اور طاقت حاصل نہ کی جائے کیونکہ خدائے قادر و توانا جو تقویٰ والا ہے جس نے تقویٰ کی راہیں معین اور واضح کر دیں اسی سے ہدایت مانگنی ہے کہ اے خدا! ہمیں بھٹکنے نہ دے اور جب انسان بھٹک جائے اور اس سے بشری کمزوری سرزد ہو جائے تو اس صورت میں صرف خدا کا دروازہ کھٹکھٹانا ہے کہ اے خدا! (بخشش) کی چادر میں لپیٹ لے۔ اس کے بغیر تو انسان کی نجات ممکن نہیں۔ پس جو لوگ جنت

باقی صـ پر

محترم ڈاکٹر میر مشتاق احمد صاحب کی نماز جنازہ

کل کے الفضل کے ذریعہ احباب جماعت کو مکرم ڈاکٹر میر مشتاق احمد صاحب (لاہور) سابق ڈائریکٹر اریگیشن ریسرچ کی وفات کی افسوسناک اطلاع دی جاچکی ہے۔

محترم میر صاحب کا جنازہ مورخہ ۲۳ جون بروز منگل ربوہ پہنچے گا اور نمازِ جنازہ بعد نماز مغرب بیت المبارک میں ادا کی جائے گی۔

نمایاں کامیابی

"عزیزہ فوزیہ مبشر بنت مکرم مبشر احمد صاحب آف لنگے ضلع گجرات نے اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے گوجرانوالہ ڈویژن کے مڈل سٹینڈرڈ امتحان ۱۹۹۲ء میں ۸۷۵/۷۵۰ نمبر حاصل کر کے نمایاں کامیابی حاصل کی ہے اور وظیفہ کی مستحق قرار پائی ہے۔ عزیزہ کی سکول میں پہلی پوزیشن ہے۔ عزیزہ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اب تک کے تمام امتحانات میں اپنی کلاس اور سکول میں اوّل آتی رہی ہے۔

احباب عزیزہ کی مزید ترقیات کے لئے دعا کریں۔

احباب ہوشیار رہیں

معلوم ہؤا ہے کہ ایک شخص جو اپنا نام محمد اشرف ولد خیر دین راجپوت بتاتا ہے اور موضع سٹھیالہ تحصیل شکر گڑھ ضلع نارووال کا رہنے والا ہے۔ اپنے آپ کو مربی سلسلہ ظاہر کر کے دھوکہ دہی کی وارداتیں کرتا ہے۔

براہِ کرم احباب اس شخص سے ہوشیار رہیں۔ (ناظر امور عامہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ | قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۳۔ احسان ۱۳۷۱ ہش ۲۳۔ جون ۱۹۹۲ء

خوش رہنے کا جواز

دنیا میں شکل و صورت، غربت و امارت، عہدہ و درجہ کا اتنا اختلاف ہے۔ آپ اس اختلاف کو فرق کہہ لیجئے۔ کہ کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ مجھ سے زیادہ بدصورت کون ہوگا۔ یا مجھ سے زیادہ غریب کون ہوگا یا عہدہ اور درجہ میں مجھ سے کوئی کم کیا ہوگا۔ اسی طرح کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ مجھ سے زیادہ خوبصورت کون ہوگا یا مجھ سے زیادہ امیر کون ہوگا۔ اور مجھ سے عہدہ میں بڑا کون ہوگا۔ نیچے کی بھی کوئی انتہا نہیں اور اوپر کی بھی کوئی انتہا نہیں۔ اور کوئی شخص اس بات پر کڑھنے لگے کہ میں جہاں ہوں وہاں کیوں ہوں۔ اس سے اوپر کیوں نہیں۔ تو وہ کڑھتا ہی رہے گا۔ یہ نہیں کہ وہ اوپر نہیں جا سکے گا۔ اوپر تو جا سکے گا اور جائے گا بھی۔ لیکن جہاں بھی ہوگا اس سے آگے جانے کی حرص اسے بے چین رکھے گی اور وہ کڑھتا ہی رہے گا۔

لیکن اگر کوئی شخص اس بات پر غور کرے کہ وہ تو جہاں ہے، ہے ہی اس سے نیچے بھی تو بہت سے لوگ ہیں۔ تو وہ یقیناً خوش رہے گا۔ وہ بھی اوپر تو جائے گا۔ اس کے حالات بہتر سے بہتر ہوتے جائیں گے۔ لیکن نہ بھی ہوں تو وہ خوش رہے گا۔ اسی لئے کہا جاتا ہے کہ اپنے نیچے کی طرف دیکھو۔ اور ایک مثال بھی دی جاتی ہے کہ کوئی شخص رو رہا تھا کہ اس کے پاس جوتا نہیں ہے پھر اس نے دیکھا کہ ایک شخص کا پاؤں ہی نہیں ہے۔ اگر انسان نیچے کی طرف دیکھے تو ہمیشہ مطمئن رہے۔ اور خوش رہے۔ اور اس شخص سے زیادہ خوبصورت امیر اور عہدہ میں بڑا کون ہے۔ جو ہر حال میں خوش ہے۔ جس کے دل میں مسرت کے سوتے پھوٹتے ہیں۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے۔ فرماتے ہیں:

"یقیناً یاد رکھو کہ جو شخص خدا تعالیٰ کے فضل پر خوش نہیں ہوتا۔ اس کا عملی اظہار نہیں کرتا وہ مخلص نہیں ہے۔ میرے خیال میں اگر کوئی شخص خدا تعالیٰ کے فضل پر سال بھر تک گاتا رہے تو وہ سال بھر ماتم کرنے والے سے اچھا ہے۔"

سال بھر تک خوش ہو کے حمد کے گیت گاتے رہنا بہر حال روتے رہنے سے اچھا ہے اور یہ بات نہ صرف خدا تعالیٰ کو خوش کرتی اور اس کے مزید فضلوں کو جذب کرنے کا باعث بنتی ہے بلکہ اپنی زندگی کو بھی دوسروں سے بہتر بناتی ہے۔

اَے ذوقِ گنہگاری و بخشش کی اُمیدو
تم اپنے توازن سے نہ ہونا کبھی غافل
اِک ساتھ قدم اپنے اُٹھا کر جو چلو گے
مِل جائے گی تم دونوں کو بس ایک ہی منزل

ابوالاقبال

منزل ہو دُور بھی تو نظر میں رہے مدام
شوقِ سفر کا یہ بھی ہے اندازِ احترام

یُوں تو کٹے گی تیز روی سے یہ رہ مگر
لازم ہے سب پہ زادِ سفر کا ہو اہتمام

آئے، کِیا ہے جس نے تعاقب کا فیصلہ
ہے شرط یہ کہ میری طرح ہو وہ تیز گام

دعوٰیٔ خِرد کا یُوں تو ہے سب کی زبان پر
کتنے ہی لوگ ہیں جنہیں کہتے ہیں کالأنام

مانگی تھی مَیں نے نورِ سحر کی بس اک کِرن
تُو نے عطا کیا ہے ضیاؤں کا انتظام

اُڑتے ہیں اُڑنے والے پَروں کے بغیر بھی
وِجدان دے رہا ہے خموشی سے یہ پیام

یہ بھی درست ہے کہ سبھی کچھ غلط نہیں
یہ بھی غلط نہیں کہ غلط ہیں سبھی عوام

تیری رضا کہ جام میں تُو کیا اُنڈیل دے
مجھ کو تو جام چاہیئے، اور وہ بھی صبح وشام

مَیں نے تو اُن کے چہروں پہ دیکھا ازل کا نُور
کہتے ہیں لوگ جن کو عموماً سیاہ فام

کس سے نسیم تُو نے بڑھایا ہے رابطہ
کر، اور اپنے نام کا کچھ تو احترام

نسیم سیفی

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) مرزا ناصر احمد صاحب فرماتے ہیں:

"جو دوست گورنمنٹ یا کسی ادارہ کے ملازم ہیں اُن کو سال میں کچھ عرصہ کی رخصتوں کا حق ہوتا ہے وہ اپنی یہ رخصتیں اپنے لئے یا اپنوں کے لئے لینے کی بجائے اپنے رب کے لئے حاصل کریں اور انہیں اس منصوبہ کے ماتحت خرچ کریں۔"

(خطبہ جمعہ الفضل ۲۳، مارچ ۶۶ء صہ ۳)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے

علمی مسائل

فرماتا ہے یہ نہ سمجھ لو اب خدا تعالیٰ کی طرف سے چونکہ وعدہ ہوگیا ہے اس لئے ہمیں کچھ کرنے کی ضرورت نہیں۔ بلکہ دعائیں کرو کہ ایسا ہی ہو۔ خدا تعالیٰ سننے والا ہے اور جن باتوں کا تمہیں علم نہیں ان کا اسے خود علم ہے۔ وہ آپ ان کا انتظام کردے گا۔

انسان کی دو حالتیں ہوا کرتی ہیں۔ ایک یہ کہ انسان پر اس کا دشمن حملہ کرتا ہے۔ اور اس حملے کا اسے علم ہوتا ہے۔ اور جہاں تک اس کے لئے ممکن ہوتا ہے وہ اس کا مقابلہ کرتا ہے اور اپنے بچاؤ کی تدبیر کرتا ہے۔ دوسری حالت یہ ہوتی ہے کہ اس کا دشمن ایسے وقت میں حملہ کرتا ہے جب اسے خبر نہیں ہوتی یا ایسے ذرائع سے حملہ کرتا ہے جس کی اسے خبر نہیں ہوتی مثلاً اس کے کسی دوست کو خرید لیتا ہے۔ اور اس کے ذریعے اسے نقصان پہنچا دیتا ہے۔ یا رات کو اس پر سوتے سوتے حملہ کر دیتا ہے۔ یا راستہ میں چھپ کر بیٹھ جاتا اور اندھیرے میں حملہ کر دیتا ہے۔ یا اسے تیر مار دیتا ہے۔ یا کھانے میں زہر ملا کر اسے کھلا دیتا ہے۔ یا اس کا مال یا جانور چرا لیتا ہے۔ یہ وہ حملے ہیں جو اس کے علم میں نہیں ہوتے اور اس وقت ہوتے ہیں جب وہ بے خبر ہوتا ہے ان دونوں حملوں کے بچاؤ کی مختلف تدبیریں ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم جانتے ہیں کہ دشمن کس طرح اور کس رنگ میں حملہ کرے گا۔ اگر تم کو اس کے حملے کا علم ہو مگر تم دفاع کی طاقت نہ پاؤ تو خبیر اور علیم خدا موجود ہے وہ جانتا ہے کہ دشمن تم پر حملہ آور ہے اور تم میں اس سے دفاع کی طاقت نہیں۔ پس تم گھبراؤ نہیں۔ تم ہمیں آواز دو ہم فوراً تمہاری مدد کے لئے آجائیں گے۔ اور اگر تم سوئے ہوئے ہو یا راستہ پر سے گذر رہے ہو یا تاریکی میں سفر کر رہے ہو اور دشمن نے اچانک تم پر حملہ کر دیا ہے یا کھانے میں زہر ملا دیا ہے۔ یا چوری سے مال نکال لیا ہے یا کسی دوست سے مل کر اس نے تم پر حملہ کر دیا ہے اور تمہیں اس کا علم نہیں ہوا۔ سو فرماتا ہے کہ ہم علیم ہیں ہم خوب جاننے والے ہیں اور ہمیں ہر قسم کی قوتیں حاصل ہیں۔ اس لئے ایسی حالت میں بھی تم گھبراؤ نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کو پکارو اور اس سے دعائیں کرو وہ تمہاری مشکلات کو دور کر دے گا اور تمہارے دشمن کو ناکام اور ذلیل کرے گا۔

تلقینِ عمل

اس کے بعد میں اس مجلس کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ میرے نزدیک تقریریں کرانے کا یہ طریق جو نکالا گیا ہے۔ غلط ہے۔ بعض تقریریں کرنے والوں نے ایسے مضامین منتخب کئے ہیں جو بہت ہی اہم ہیں۔ لیکن وہ دو منٹ کے بعد چپ ہوگئے۔ دو منٹ میں مضمون کی ماہیت کو بیان کرنا بھی مشکل ہے۔ اس لئے یہ طریق غلط ہے۔ پھر یہ کہنا کہ تقریر کے لئے نام لکھا دو یہ طریق بھی غلط ہے۔ یہ علم کے مظاہرے کا موقعہ ہے۔ یہ اجلاس عام انجمنوں کا اجلاس نہیں۔ یہ وہ اجلاس ہے جس میں یہ مظاہرہ کیا جاتا ہے کہ ہم نے نوجوانوں کو اتنی مشق کرائی۔ مثلاً جلسہ سالانہ کے موقعہ پر تقریر کے لئے بعض بڑے بڑے عالموں کا بھی نام آجاتا ہے۔ لیکن میں وہ نام کاٹ دیتا ہوں۔ اور کہتا ہوں کہ انہیں پہلے مشق کرالو۔ اسی طرح یہ خدام الاحمدیہ کا سٹیج ہے۔ یہاں یہ مظاہرہ کیا جاتا ہے کہ ہم نے اپنے خدام کو تقریر کرنے کی کتنی مشق کرائی ہے۔ اور ان کے ذہنوں میں کتنی جلا پیدا کر دی ہے۔ پس ایسے موقعہ پر یہ کہنا کہ تقریروں کے لئے نام لکھوا دو غلط ہے۔ کچھ مضامین پہلے چن لینے چاہئیں اور انہیں باہر بھجوا دینا چاہیئے اور بعض ایسے سرکل بنا دینے چاہئیں جن میں سے ایک ایک نمائندہ لے لیا جائے پھر انہیں اختیار دیا جائے وہ اپنی میٹنگ کریں اور اس موضوع پر جس پر ان کے نمائندے نے اجتماع کے موقعہ پر تقریر کرنی ہے خوب بحث کریں اور دلائل بیان کریں۔ پھر جو نمائندہ منتخب ہو وہ ان دلائل میں سے کچھ دلائل چن لے اور نوٹ لکھ لے۔ یہاں تقریر زبانی ہو۔ لیکن تقریر کرنے والے کو یہ اختیار دینا چاہیئے کہ وہ اس کے لئے بعض نوٹ لکھ لے۔ پھر ان لیکچراروں کو کم از کم ۲۰ منٹ ملنے چاہئیں اس طرح دو گھنٹے میں چھ لیکچر ہو جائینگے۔ (فرمودہ ۲۲ اکتوبر ۱۹۵۰ء)

عربی منظوم کلام

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:

وَلَهُ التَّفَرُّدُ فِي الْمَحَامِدِ كُلِّهَا
وَلَهُ عَلَاءٌ فَوْقَ كُلِّ عَلَاءِ

اور اسے تمام صفات میں یگانگت حاصل ہے۔ اور اسے ہر بلندی سے بڑھ کر بلندی حاصل ہے۔

اَلْعَاقِلُوْنَ بِعَالَمِيْنَ يَرَوْنَهُ
وَالْعَارِفُوْنَ بِهٖ رَأَوْا اَشْيَاءِ

عقلمند لوگ تو کائنات کے ذریعہ اسے دیکھتے ہیں۔ اور عارفوں نے اس کے ذریعہ اشیاء کو دیکھا ہے۔

هٰذَا هُوَ الْمَعْبُوْدُ حَقًّا لِّلْوَرٰى
فَرْدٌ وَّحِيْدٌ مَّبْدَءُ الْاَضْوَاءِ

یہی مخلوقات کے لئے معبود برحق ہے کہ وہ ایک یگانہ یکتا ہے اور سب روشنیوں کا مبداء ہے۔

هٰذَا هُوَ الْحِبُّ الَّذِيْ اٰثَرْتُهُ
رَبُّ الْوَرٰى عَيْنُ الْهُدٰى مَوْلَائِيْ

یہی وہ معبود ہے جسے میں نے سب پر ترجیح دی ہے مخلوقات کا رب، سرچشمہ ہدایت اور میرا مولا ہے۔

ان اشعار میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اللہ تعالیٰ کی بعض صفات کا ذکر فرماتے ہیں اور لوگوں کا اس رنگ میں کہ وہ کس طرح اسے پہچانتے ہیں۔ مثلاً پہلے شعر میں حضور اللہ تعالیٰ کے ذکر میں فرماتے ہیں کہ وہ اپنی تمام صفات میں یگانگت رکھتا ہے۔ اگرچہ انسان اپنی استعداد کے مطابق اس کی صفات کو اپنی زندگی میں شامل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اور اسے ایسا کرنا لازم ہے۔ لیکن ان صفات کی کیفیت اور ماہیت جو اللہ تعالیٰ سے ظاہر ہوتی ہے وہ مکمل طور پر کسی شخص میں نہیں پائی جاسکتی۔ اللہ تعالیٰ ہر بلندی سے بڑھ کر بلند ہے یعنی انسان کتنا بھی اونچا چلا جائے اسے یہی محسوس ہوگا کہ وہ بہت نیچے ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی ہستی بہت بلند ہے۔ نیک لوگ اللہ تعالیٰ کو کون و مکاں کی اشیاء دیکھ کر پہچانتے ہیں اور وہ لوگ جو اسے اچھی طرح جانتے ہیں۔ اپنی استعداد اور استطاعت کے مطابق اس کی کنہ سے واقفیت رکھتے ہیں۔ وہ اس کے ذریعے اور اس کی صفات کے ذریعے تمام دنیا کی چیزوں کو پہچانتے ہیں۔ اور اسی لئے وہ انہیں ان کی اپنی اپنی جگہ پر رکھ سکتے ہیں۔ حضور فرماتے ہیں کہ یہی وہ خدا ہے جسے حقیقی طور پر معبود ماننا ہمارا فرض ہے وہ سب سے الگ ہے اور سب سے بالا ہے اور ہر قسم کی روشنی کا منبع ہے یہاں روشنی سے مراد روشنی بھی ہو سکتی ہے اور علم کی روشنی بھی۔ اسی طرح روحانیت کی روشنی کا بھی وہی منبع ہے۔ حضور ان صفات کا ذکر فرمانے کے بعد کہتے ہیں کہ یہی وہ خدا ہے جسے میں نے سب پر ترجیح دی ہے۔ میں نے کبھی کسی کو اس جیسا اور اس کے برابر نہیں مانا۔ اور باقی سب سہاروں کو چھوڑ کر میں نے اسی سہارے کو اپنایا ہے۔ جو ساری مخلوقات کا رب ہے اور ان کی تربیت کرتا ہے۔ اور درجہ بدرجہ انہیں آگے بڑھاتا ہے۔ نیکی کی راہ اسی سے ملتی ہے کیونکہ وہی ہدایت کا سرچشمہ ہے اور میں نے اسے اپنا مولا مانا ہوا ہے۔ میرا آقا اور میرا پروردگار وہی ہے۔

یہ اشعار ہمارے لئے اللہ تعالیٰ کی صفات کو جاننے اور ان کا عرفان حاصل کرنے کے لئے ممد ہیں۔ ہم اگر کوشش کریں تو ان اشعار میں کہی گئی باتوں سے اللہ تعالیٰ کا عرفان حاصل کر سکتے ہیں۔ اور عرفان حاصل کرنے کے بعد حضرت کی طرح یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ ہم نے بھی اسی کو سب پر ترجیح دی ہے۔ کیونکہ قدم بہ قدم وہ ہماری تربیت کرتا ہے۔ اور ہمارے قدموں کو سیدھے راہ کی طرف ہدایت کرتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ____ نون۔ سین

انڈونیشیا

انڈونیشیا سولہ ہزار جزیروں پر مشتمل ہے اور اس کی آبادی اٹھارہ کروڑ ہے۔ گذشتہ روز لاکھوں لاکھ آدمی اور عورتیں نئے انتخابات کے لئے ووٹ ڈالنے پولنگ سٹیشنوں پر گئے۔ پریذیڈنٹ سہارتو کی "گولکر" پارٹی نہایت منظم اور مضبوط ہے اور بیوروکریسی بھی پارٹی کی مدد کرتی ہے۔ ویسے وہ بھی تو ووٹر ہیں کسی نہ کسی طرف تو ان کا رجحان ہونا ہی ہے۔ کہتے ہیں کہ ووٹنگ کے وقت پولیس نے تمام پولنگ سٹیشنوں پر پہرہ دیا اور غالباً اسی لئے کسی جگہ سے بھی تشدد کی رپورٹ نہیں ملی۔ ان کی جنرل اسمبلی کی چار سو نشستوں کا انتخاب ہوتا ہے۔ اور ان کے علاوہ ایک سو دیگر نشستیں فوج کی طرف سے پُر کی جاتی ہیں۔

حزب اختلاف نے اس بات کی شکایت کی کہ ان کے ساتھیوں کو ڈرایا دھمکایا گیا اور ان کے لوگوں کو ووٹوں کی گنتی کے وقت زیادہ قریب نہیں آنے دیا گیا۔ لیکن جاکرتا میں پولنگ سٹیشنوں کا دورہ کرتے ہوئے صدر سہارتو نے کہا کہ میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ ووٹنگ نہایت درست طریق پر جاری تھی۔ مجھے اس بات پر یقین ہے کہ کسی جگہ بھی کسی قسم کی دھاندلی نہیں کی جائے گی۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ووٹروں کی ایک بہت بڑی تعداد پولنگ سٹیشنوں پر پہنچی۔

سیاسی تجزیہ نگاروں نے پہلے ہی یہ بات کہہ دی تھی کہ سہارتو کی گولکر پارٹی جیت جائے گی۔ اگرچہ اتنے ووٹ نہیں لے سکے گی جتنے ۱۹۸۷ء کے انتخابات میں اس نے لئے تھے۔ اس انتخاب میں گولکر پارٹی کو ۷۳ فی صد ووٹ ملے تھے۔ اب سفارتکاروں کا بھی یہ خیال تھا کہ ان کے ووٹ کسی قدر کم ہو جائیں گے۔ بعض تجزیہ نگاروں نے کہا کہ ووٹوں کی کمی صرف شہروں میں ہوگی۔ کیونکہ وہاں حزب مخالف نے خاصا پراپیگنڈہ کیا ہوا ہے اور یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ حکومت امراء کی طرف داری کرتی ہے اور زیادہ جمہوریت کی طرف نہیں جاتی۔ یہ عجیب بات ہے کہ جس علاقے میں ۱۹۷۷ء اور ۱۹۸۲ء کے انتخابات میں گولکر پارٹی کو شکست ہو گئی تھی۔ البتہ ۱۹۸۷ء میں یہ پارٹی جیت گئی تھی۔ وہاں اب خاصی تعداد میں لوگوں نے ووٹ دئے۔ یوں انڈونیشیا کے ستائیس صوبوں میں سے ایک صوبہ ہے جس کا نام ہے آرکے جسے آرچ بھی کہہ سکتے ہیں۔ یہاں پر نہ صرف مسلمانوں کی آبادی زیادہ ہے بلکہ مسلمان نہایت مضبوط اور منظم ہیں۔ معلوم ہوتا ہے اب انہوں نے بھی سہارتو کا دل کھول کر ساتھ دیا ہے۔

روس اور دیگر ریاستیں

سوویت یونین کے ٹوٹ پھوٹ جانے کے بعد روس ان ریاستوں میں سب سے بڑی ریاست ہے جنہوں نے آزادی کا اعلان کیا تھا۔ دوسری چھوٹی چھوٹی ریاستیں روس کے ساتھ تعلق تو قائم رکھنا چاہتی ہیں لیکن وہ اس بات سے بھی ڈرتی ہیں کہ وہ ان پر اس طرح ہاتھ نہ رکھے کہ گویا ان کی اپنی آزادی سلب ہو جائے۔ چنانچہ مختلف ریاستوں میں جو روسی باشندے ہیں انہیں بعض اوقات تکالیف کا سامنا ہوتا ہے ان تکالیف کے پیش نظر ایک جرنیل نے ایک پریس کانفرنس کے موقعہ پر کہا کہ وہ روس کی عزت اور اس کے وقار کی پوری طرح حفاظت کریں گے۔ اور جہاں کہیں کسی باشندے کو مشکلات کے منہ میں دھکیلا جائے گا۔ وہ نہ صرف اس کی مدد کریں گے بلکہ ایسا کرنے والوں کے خلاف کارروائی کا حق محفوظ رکھتے ہیں انہوں نے یہ بھی کہا کہ کارروائی خاصی سخت بھی ہو سکتی ہے۔ اور اس میں فوجی کارروائی کا بھی امکان ہو سکتا ہے باتیں انہوں نے اس وقت کہیں جب روس کے جنوبی علاقے سے انہیں اپنی فوجیں نکالنی پڑیں۔ کیونکہ اس علاقے نے آزادی کا اعلان کر دیا تھا۔ اور چونکہ ان کی فوجیں وہاں سے نکل رہی تھیں۔ اس لئے اس فضا میں انہیں یہ الفاظ کہنے پڑے۔ یہ بات بھی عام طور پر زیر بحث آتی ہے کہ روس کے باشندوں کی ہر طرح حفاظت کی جائے۔ یہ وہ باشندے ہیں جو گذشتہ ستر سال میں سوویت یونین کے مختلف علاقوں میں بسائے گئے تھے۔ تاکہ ان علاقوں کو روس کی تہذیب و تمدن سے آشنا کیا جائے۔ لیکن اب یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ وہ جن علاقوں میں رہ رہے ہیں وہ ان کے اپنے علاقے نہیں ہیں۔

اسرائیلی تشدد

غازہ پٹی میں فلسطینیوں اور اسرائیلی فوجیوں کے درمیان جھڑپوں میں ۲۰ فلسطینی زخمی ہو گئے اور ان میں سے بعض جاں بحق بھی ہوئے۔ یہاں پر دس روز سے کرفیو جاری ہے سب سے زیادہ شدت کے ساتھ ایک مہاجر کیمپ مغازی میں یہ جھڑپیں ہوئیں۔ جہاں بارہ فلسطینیوں کو بندوق کی گولی سے ہلاک کر دیا گیا۔ دراصل کرفیو تھوڑی دیر کے لئے اٹھایا گیا تھا۔ اور اس دوران جب فلسطینی باہر نکلے تو انہیں گولیوں سے بھون دیا گیا۔ ان کے علاوہ آٹھ مزید فلسطینی افاح۔ غازہ شہر اور دیر البلاح کیمپوں میں بھی مارے گئے۔ موشے آرنز جو اسرائیل کے وزیر دفاع ہیں نے حکم دیا تھا کہ اس پٹی کو اسرائیل سے اس وقت تک منقطع کر دیا جائے جب تک کہ دوبارہ کوئی احکام جاری نہیں کئے جاتے۔ کیونکہ تل ابیب میں عربوں کے خلاف حملے شروع ہو گئے تھے۔ اور ان جھڑپوں میں ایک اسرائیلی سکول کی طالبہ اور ایک مزدور رہنما مارے گئے تھے۔ اس موقعہ پر چار اسرائیلی تاجروں کو فوج نے حراست میں لے لیا تھا۔ کیونکہ وہ فوج کے احکام کے خلاف غازہ پٹی میں داخل ہو گئے تھے۔ جہاں تک مغربی کناروں کا تعلق ہے وہاں آرنز وزیر دفاع نے یہ حکم دے دیا تھا کہ نجاح یونیورسٹی نابلس کو ایک ہفتے کے لئے بند کر دیا جائے۔

تامل ٹائیگرز

گذشتہ روز تامل ٹائیگرز باغیوں نے سری لنکا کے فوجی دستوں کو دو علاقوں میں گھیر لیا۔ یہ وہ علاقے ہیں جو برائے نام حکومت کے ماتحت ہیں اور ان میں سے سولہ فوجیوں کو گولیوں سے اڑا دیا۔ ایک فوجی نمائندے نے کہا کہ مرنے والے بارہ فوجی تھے۔ ایک زخمی ہوا یعنی مطلب یہ ہے کہ سولہ نہیں بلکہ بارہ تھے۔ بارہ ہوں یا تیرہ۔ بہر حال یہ خاصی تعداد ہے جو تامل ٹائیگرز باغیوں نے گھیرے میں لے کر ہلاک کر دیئے۔ فوجی ایک جنگل کے راستے پر گھوم پھر رہے تھے جبکہ ان پر چھپی ہوئی جگہوں سے فائر کیا گیا۔ اور کہتے ہیں کہ جب فوجیوں نے جوابی فائر کیا تو گوریلوں کے بھی تین افراد مارے گئے۔ ایک اور جگہ پر جو کہ مغربی علاقے میں منار کا ضلع ہے چار افراد وہاں مارے گئے۔ چونکہ فوجیوں نے اپنی کارروائیاں تیز کر دی ہیں اس لئے اس تیزی کو کم کرنے کے لئے تامل ٹائیگرز نے چھپ کر فوج پر حملے کرنے کا پروگرام بنایا ہے۔ فوج بھی خاصی تعداد میں تامل ٹائیگرز کو مار رہی ہے۔ گذشتہ دنوں انہوں نے کہا کہ دو روز میں ۱۰۰ باغی مارے گئے وہ ایک جنگل میں اپنے کسی کیمپ میں موجود تھے۔ فوجیوں کو پتہ چلا اور انہوں نے وہاں جا کر ان کو ہلاک کر دیا۔ یہ باغی ۱۹۸۳ء سے حکومت کے ساتھ لڑ رہے ہیں تاکہ وہ اپنے لئے ایک آزاد مملکت کا قیام عمل میں لا سکیں۔ ان کا کہنا ہے کہ سری لنکا میں بسنے والے سنہالیز جو اکثریت میں ہیں وہ تاملز کے ساتھ ناروا سلوک کرتے ہیں۔ جب سے ان لوگوں نے حکومت کی مخالفت شروع کی ہے۔ تقریباً بیس ہزار افراد آپس میں جھڑپوں میں مارے گئے ہیں۔

جہاں تک باغی کے لفظ کا تعلق ہے اس کے معنے بدلتے رہتے ہیں۔ جب تک تامل ٹائیگرز کا ہدف حاصل نہیں ہو جاتا انہیں باغی کہا جائے گا۔ لیکن اگر انہوں نے اپنی کوشش جاری رکھی اور انہیں ایک الگ مملکت کے قیام کا موقعہ مل گیا تو یہی باغی اس مملکت کے ہیرو سمجھے جائیں گے اور جو لوگ اس عرصہ میں مارے گئے ہیں وہ قوم کے شہداء میں شامل ہو گئے۔ بہر حال ابھی تک تو ان کا نام باغی ہی رکھا جاتا ہے اور یہ بات ہے بھی درست کیونکہ طاقت کسی اور کے پاس ہے اور وہ ان کی طاقت کا ایک حصہ چھین لینا چاہتے ہیں۔

پہلا بنیادی فرض انسان پہ اس حق کی ادائیگی ہے جس کو ہم عام طور پر حقوق اللہ کہتے ہیں لیکن یہ بات ہمیں ہر وقت یاد رکھنی چاہئیے کہ خدا تعالیٰ تو کسی کا محتاج نہیں۔ اسے کسی انسان یا کسی اور ہستی یا وجود کی احتیاج سرے سے نہیں ہے۔

(حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر آغا سہیل

ایران میں ۱۴ روز

ذیل کا مضمون ماہنامہ تخلیق لاہور کے شمارہ دسمبر ۱۹۹۱ء سے لیا گیا ہے۔ یہ قسط وار مضمون ہے۔ جس کی ایک قسط قارئین کی خدمت میں پیش کی جا رہی ہے۔ ____ (ادارہ)

ہماری بسیں آگے پیچھے چلتی ہوئی سرِ شام چہل ستون کی عمارت کے سامنے جا کر رُک گئیں اور ہم نے اپنا مختصر سامان بسوں میں چھوڑا۔ چہل ستون عمارت میں داخل ہوئے یہ ایک بلند و بالا ہال ہے جس کے بیس ستون ہیں لیکن چالیس ستون کہے جاتے ہیں۔ تو اس کا سبب یہ ہے کہ عمارت کے سامنے بنی ہوئی نہر کے پانی میں ہر ستون کا عکس اس طرح پڑتا ہے کہ اس کا مجموعہ چالیس ستون ظاہر کرتا ہے۔ اس رعایت سے اسے چہل ستون کہا جاتا ہے۔ یہ پوری عمارت مستطیل ہے لیکن سامنے کا برآمدہ مربع کی شکل میں نظر آتا ہے۔ برآمدے کے ستون بہت بلند ہیں اور پوری چھت میں شیشے کا کام نہایت خوبی و خوبصورتی سے بنایا گیا ہے چھتیں منقش ہیں چھتوں سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ کئی صدی پرانا کام ہے جس کے رنگ و روغن دھیرے دھیرے ماند پڑتے جا رہے ہیں۔ اس وسیع و عریض برآمدے سے متصل دو ہال بھی بنائے گئے ہیں۔ عقب کے ہال میں عجائب گھر قائم کیا گیا ہے۔ جس میں قرآن مجید کے نسخے بھی ہیں۔ بعض تبرکات جو لباس اور اسلحہ کی شکل میں ہیں وہ بھی محفوظ کئے گئے ہیں اور ان کی تاریخی و ثقافتی حیثیت بہرحال پوری طرح نمایاں ہے۔ چہل ستون کی عمارت کے سامنے جو چھوٹی سی خوبصورت نہر بنائی گئی ہے۔ اس میں ان دنوں پانی موجود نہ تھا۔ یوں بھی جگہ جگہ پر مرمت کا کام جاری تھا۔ کوئی آدھے گھنٹے میں ہم نے اس عمارت کو دیکھ ڈالا۔ ساتھ ہی ایک نمائش لگی ہوئی تھی جس میں اسکول اور کالج کے بچوں کے سائنس اور جدید ٹیکنالوجی کے کچھ نمونے رکھے گئے تھے جو بہرحال غیر معمولی نہ تھے لیکن کسی منظم قوم کا پتہ ضرور دیتے تھے جو مستقبل کی طرف نہایت استواری سے اپنا سفر جاری رکھے ہوئے ہے۔ یہاں سے نکل کر ہم اپنی بسوں میں بیٹھے اور مختلف ممالک کے مندوبین مختلف ہوٹلوں میں پہنچا دیئے گئے ____ ہم جس ہوٹل میں بھیجے گئے اس کا نام تھا "الکوثر" باہر سے تو یہ کوئی تین اسٹار کا ہوٹل معلوم ہوتا تھا لیکن اندر جانے پر یہ احساس ہوا کہ کم از کم یہ چار ستاروں کا ہوٹل ضرور ہے ہمارے پہنچنے پر ہوٹل کے لاؤنج بھر گئے۔

کہیں تل دھرنے کو جگہ نہ تھی۔ اس پر طرہ یہ ہوا کہ ہمیں یہ بتایا گیا کہ آپ کو کمرے بھی نہیں ملیں گے۔ وجہ دریافت کی گئی تو پتہ چلا کہ چونکہ حکومت ایران ان ہوٹلوں کو کرائے پر لیتی ہے اور اس کے بل کی ادائیگی میں تاخیر ہوتی ہے اس لئے ____ جب تک کیش کی صورت میں ادائیگی نہ کی جائے مہمانوں کی پذیرائی ممکن نہیں۔ لاؤنج بہت وسیع تھا۔ ہمارے فرشتوں نے ہمیں بتایا کہ آپ بہرحال یہیں ٹھہریں گے۔ ہم نے متعلقہ افسرانِ بالا سے رابطہ قائم کر لیا ہے۔ حکومت اور ہوٹل کی انتظامیہ کے مابین کوئی غلط فہمی ہے۔ اس بناء پر تمام مندوبین لاؤنج کی نشستوں پر یا بیٹھے ہوئے تھے یا کچھ سیڑھیوں پر کھڑے تھے۔ کچھ بالکونیوں پر چڑھ گئے تھے۔ کچھ ٹہل رہے تھے کہ معاً یہ دریافت ہوا کہ یہاں کسی ایرانی خاندان کی شادی منعقد ہو رہی ہے اور ہوٹل کا ہال مہمانوں سے بھرا ہوا ہے۔ یہاں ہم نے یہ بھی دیکھا کہ خواتین چادروں کی جگہ سروں پر اسکارف باندھے ہوئے تھیں۔ بعض اسکرٹس بھی پہنے ہوئے تھیں۔ لیکن کوشش یہ کی گئی تھی کہ جسم کا کوئی حصہ ظاہر نہ ہو کیونکہ ہاتھوں میں دستانے تھے اور اسکرٹس خاصی نیچی تھیں اور اس پر لانگ بوٹ چڑھے ہوئے تھے۔ البتہ چہروں کی تزئین و آرائش و زیبائش خوب کی گئی تھی۔ لپ اسٹکس اور غازے کا استعمال بے دریغ ہوا تھا۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ان خوبصورت چہروں کو آرائش و زیبائش کی کیا ضرورت تھی۔ بقول شاعر۔
یہ آب و رنگ و خال و خط چہ حاجت روئے زیبا را۔ لیکن بہرحال یہ عورت کی فطرت ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ تہران اور مشہد کی مستورات کے مقابلے میں اصفہان کی عورتوں میں نمود و نمائش کا جذبہ بہت زیادہ نظر آیا۔ چادریں کم نظر آئیں جبکہ ہوٹل میں جگہ جگہ پر یہ تحریر بھی نظر آئی کہ "بد حجاب را نمے پذیرند"۔ ہمارے بعض فرشتوں نے یہ ضروری سمجھا کہ اس فرق اور امتیاز کے بارے میں کچھ وضاحت کریں۔ چنانچہ ایک وضاحت تو یہ آئی کہ اصفہان میں کچھ غیر مسلم بھی آباد ہیں اور ان میں مسلمانوں کی طرح پردہ نہیں ہوتا اور دوسری وضاحت یہ کی گئی کہ اصفہان کی اکثر خواتین باغی ہیں اور انہوں نے اس تبدیلی کو جو انقلاب ایران کے بعد آئی پوری طرح دل سے قبول نہیں کیا۔

جب شادی کا جلسہ برخاست ہوا تو جوق در جوق ہال سے لوگ برآمد ہونا شروع ہوئے اور ہم نے یہ دیکھا کہ کیا نوجوان خواتین اور کیا ادھیڑ زیادہ تر نمود و نمائش کے حوالے سے زرق برق پوشاکیں پہنے ہوئے تھیں اور کاسمیٹکس کا بے دریغ استعمال کیا گیا تھا۔ مرد بھی قیمتی سوٹ زیب تن کئے ہوئے تھے اور بعض نے ٹائیاں بھی باندھ رکھی تھیں۔ کچھ نوجوان بھی اسی صورت سے نظر آئے جن کی پوشاکوں سے خود نمائی ٹپکتی تھی

تہران اور مشہد میں اکثر نوجوان ڈاڑھیاں رکھے ہوئے تھے۔ یہاں ڈاڑھیاں خال خال تھیں۔ بہرحال اس تبدیلی کا نوٹس ہماری طرح اور بھی لوگوں نے لیا لیکن یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ایک تو یہ شادی کا موقع تھا۔ دوسرے یہ بھی ممکن ہے کہ یہ شادی مسلمانوں کی نہ ہو کیونکہ ہمیں یہ بھی بتایا گیا کہ اصفہان میں عیسائی اور یہودی بھی آباد ہیں۔

کافی دیر کے بعد ہمیں کمرہ ملا اور ہم چابیاں لے کر کمرے میں پہنچے۔ رات کا وقت تھا۔ فرنیچر بظاہر بہت اچھا تھا۔ رنگ و روغن سے بھی درست تھا۔ غسلخانے بھی اور باکس روم بھی اچھے تھے۔ قالین اور پردے بھی اچھے تھے۔ عمدہ اور نفیس کپڑے کے تھے۔ لیکن ہوٹل کے فرنیچر اور کمرے کی تمام چیزیں سفید رنگ میں رنگی ہوئی تھیں۔ کمرے کے ساتھ ایک ٹیرس پر دو کرسیاں پڑی ہوئی تھیں جس سے آپ باہر کا نظارہ بھی کر سکتے تھے۔

رات کے وقت تو تا بہ حدِ نگاہ سارے اصفہان میں روشنیاں ہی روشنیاں نظر آئیں۔ سوچا کہ دن میں نظارہ کیا جائے گا۔ ابھی ہمیں کھانا بھی کھانا تھا اور دوسری بات یہ تھی کہ ہمارے فرشتوں کو اس ہوٹل میں کوئی کمرہ نہیں مل سکا تھا۔ انہیں کسی اور جگہ جانا تھا۔ ہمیں کھانے کے بعد ایک موسیقی کے پروگرام سے سروکار پڑنے والا تھا۔ یہ ہماری پذیرائی میں منعقد ہو رہا تھا اور ہمیں بتایا گیا کہ یہاں جانا ضروری ہے۔ کیونکہ اصفہان کے میئر کی طرف سے یہ سرکاری دعوت ہے۔

اس ہوٹل کا کھانا بھی برا نہ بلکہ اچھا خاصا تھا لیکن مشہد کے مقابلے میں اس کھانے کا ایک نمبر نیچے تھا۔ اس کے کچھ بھی اسباب ہوں لیکن بہرحال یہ ایک حقیقت ہے۔ کھانے سے فارغ ہو کر ہم ایک مرتبہ پھر بسوں میں آ بیٹھے اور ایک مرتبہ پھر ہماری بسیں آگے پیچھے روانہ ہوئیں۔ اور ایک انتہائی کشادہ سڑک سے گذرتے ہوئے شہر کا نظارہ کرتے ہوئے اور یہ دیکھتے ہوئے کہ بازار بند ہو چکے تھے سڑکیں بھی ویران ہو رہی تھیں، پھر بھی اکا دکا گاڑیاں گذر جاتی تھیں۔ جہاں تک روشنیوں کا تعلق ہے ایران کے کسی شہر میں ہم نے کسی وقت بھی روشنیوں کی کمی محسوس نہیں کی۔ بلکہ برقی قمقموں سے ہمہ وقت سارا ایران جگمگاتا رہتا ہے۔ کہیں کہیں پر قمقموں کی سیریز بھی نظر آتی ہیں۔ زیادہ تر پیلے رنگ کے سیریل ہوتے ہیں۔ اور سڑکوں پر مرکری لائیٹس کے ٹیوبز جلتے رہتے ہیں۔ ہمارے جسم دن بھر کی تکان کی وجہ سے قدرے مضمحل تھے لیکن یہ دیکھ کر کہ دوسرے ملکوں کے مندوبین ایرانی موسیقی سے کچھ اشتیاق رکھتے ہیں ہم نے بھی ہامی بھر لی لیکن جہاں تک خود میرا ذاتی معاملہ ہے مجھے اصفہان کی ہر شئے کے بارے میں انتہائی اشتیاق تھا۔ چنانچہ ہماری بسیں سڑک کے کنارے رکیں تو یہ سڑک کا نشیبی علاقہ تھا اور ہم بسوں سے اتر کر فراز کی طرف چلے۔ یوں لگتا تھا جیسے کسی چھوٹی سی پہاڑی پر چڑھ رہے ہوں لیکن دراصل یہ پہاڑی نہ تھی بلکہ محض اس عمارت کی کرسی تھی جہاں موسیقی کا پروگرام منعقد ہونے والا تھا۔ اس چھوٹی سی پہاڑی کو طے کر کے ہم اس سے قدرے بلندی کے زینے پر چڑھنے لگے معلوم یہ ہوا کہ یہ اس عمارت کی دوسری منزل ہے اور اس کے بعد چند سیڑھیاں اور طے کر کے ہم اس اصل عمارت میں داخل ہوئے تو ہماری آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں۔ دراصل یہ بھی اصل عمارت نہ تھی بلکہ اصل عمارت کا محض ابتدائی حصہ تھی۔ جسے آپ برآمدہ کہہ لیجیے جو نہایت کشادہ اور وسیع و عریض تھا۔ اس کا فرش جو قالینوں سے ڈھکا ہوا تھا لیکن چھتیں منقش تھیں اور پوری چھتوں میں منبت کاری سے کام لیا گیا تھا۔ جو خالص اصفہانی کام تھا۔ رنگ و روغن میں صرف سنہری حاشیے تھے باقی ہر شئے سفید تھی۔ اس عمارت میں داخل ہو کر ہم نے عجیب و غریب فرحت محسوس کی۔ اور اس کے بعد اب بجائے بلندی پر چڑھنے کے ہم متعدد سیڑھیوں سے گھومتے پھرتے ہال میں داخل ہوئے۔ ہال اور بھی زیادہ خوبصورت تھا۔ لیکن نہ تو ہمارے واپڈا کے ہال کی طرح دائرے میں بنا تھا اور نہ لمبائی میں بلکہ چوکور تھا۔ اسٹیج بھی چھوٹا تھا لیکن نشستیں بڑی آرام دہ تھیں اور یہاں بھی چھتیں بہترین اصفہانی منبت کاری کا نمونہ تھیں۔ موسیقی کا پروگرام شروع ہونے سے پہلے اولاً مہمانوں کا شکریہ ادا

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک چھوٹی سی بات

مکرم آفتاب احمد صاحب تہال گجرات سے لکھتے ہیں آپ کے کالم چھوٹی سی بات کے لئے ایک بظاہر چھوٹی سی بات مگر حقیقت میں بہت بڑی بات عرض ہے۔ کیونکہ بظاہر یہ ایک چھوٹی سی بات ہے اس لئے اسے آپ کالم چھوٹی سی بات میں شائع کر سکتے ہیں اور وہ ہے قامتی نقائص جو والدین یا اساتذہ کی عدم توجہ کے باعث بچوں میں پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور انکی زندگی پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ کیونکہ چھوٹی عمر میں بچوں کی ہڈیاں نرم اور کمزور ہوتی ہیں اور بڑے اور بچے کھڑے رہنے بیٹھنے اور چلنے پھرنے کے صحیح طریقوں سے نا آشنا ہوتے ہیں۔ اس لئے ان کے اعضاء غلط اثرات کو جلد قبول کرتے ہیں۔ اور اگر انہیں بر وقت درست کرنے کی کوشش نہ کی جائے تو یہ مستقل قامتی نقائص کی شکل اختیار کر لیتے ہیں سکول میں بچوں کی نشستیں اکثر غیر موزوں ہوتی ہیں یعنی اگر کرسی یا بنچ کی اونچائی میز کی نسبت زیادہ ہو تو بچوں کو جھک کر لکھنا پڑتا ہے۔ جس سے ان کی کمر میں بل پڑ جاتا ہے۔ تنگ لباس بھی قامت پر اثر انداز ہوتا ہے۔ مثلاً کالر والی قمیض پہننے سے سر کی حرکت محدود ہو جاتی ہے۔ اور بچہ سر کو غلط انداز میں رکھتا ہے۔ اسی طرح ٹوپی سر کے پچھلے حصہ پر رکھ کر چلنے سے کسی طرح کا قامتی نقص پیدا ہو سکتا ہے۔

مکرم آفتاب احمد صاحب کی یہ نہایت مفید باتیں ہم شکریے کے ساتھ "چھوٹی سی بات" کالم میں درج کرتے ہیں امید ہے کہ احباب اس قسم کی ضروری باتیں جو بظاہر چھوٹی نظر آتی ہوں لیکن جن کے نتائج زندگی بھر ساتھ رہنے والے ہوں یا جن کے نتائج خاص اہمیت کے حامل ہوں وہ ہمیں تحریر فرما کر بھجوائیں گے۔

بقیہ: صہ ۵ سے آگے

کیا گیا اور پھر اصفہان کے میئر نے انقلابِ ایران کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کیا اور مندوبین کا شکریہ ادا کیا۔ اصفہان کے میئر ایک چھوٹے قد و قامت کے مگر خوبصورت گورے چٹے آدمی تھے۔ ان کا لباس بھی علمائے عراق کا روائتی لباس تھا اور یہی لباس مشہد کے میئر کا بھی تھا۔ اصفہان کے میئر کے سر پر جو عمامہ تھا وہ سفید رنگ کا تھا، جو اس بات کا اعلان تھا کہ غیر سید ہیں۔ کیونکہ تمام عالم اسلام میں فقہ جعفریہ سے متعلق جس قدر علماء اور فقہا نظر آتے ہیں ان کا یہی امتیازی نشان ہے۔ روایتی سی تقریر تھی لیکن میں اس اصفہانی خطیب کی شکل میں جس چیز کو دریافت کر رہا تھا وہ یہ تھی کہ اگر میرے مورث اعلیٰ نے لکھنؤ ہجرت نہ کی ہوتی تو غالباً ان کی اولاد اور اولاد کی اولاد کچھ اسی شکل و شمائل اور حلیے میں پائی جاتی اور کیا عجیب ہے کہ اس میئر کی جگہ میں خود ہوتا۔ یہ سیدھا سادہ مسلمان جس نے غالباً نجف یا قم میں تعلیم پائی ہوگی۔ سفر و حضر سے زیادہ آشنا نہ ہوگا۔ ایک محفوظ زندگی گذارتا ہوگا۔ اور بندھی ٹکی زندگی میں اسے اپنی حفاظت کا غیر معمولی احساس ہوگا۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس کے خاندان میں سے یا اس کی اولاد میں سے کسی نہ کسی نے ایران و عراق کی جنگ میں حصہ لیا ہو، قربانی بھی دی ہو لیکن جس روایتی ڈگر پر وہ رواں دواں ہے اس میں تحفظ کا احساس زیادہ ہے اور ہمارے مورث اعلیٰ نے جن نامساعد حالات میں اصفہان سے نجف اور نجف سے لکھنؤ تک کا سفر کیا اور اس کے بعد ۱۹۴۷ء کے بعد برصغیر کی بڑی آبادی کو ہجرت کے عمل سے گذرنا پڑا۔ اور اس کے ہزار ہا زخم سہنا پڑے اور ہجرتوں کا سلسلہ ختم نہیں ہوا۔ اس سے اس اصفہانی مولوی کو مطلقاً سروکار نہیں پڑا۔ بندھی ٹکی زندگی میں امن و امان و سکون ہوتا ہے۔ متحرک زندگی میں انسان کو سکونِ قلب کی تلاش رہتی ہے اور سکونِ قلب کی دولت میسر نہیں آتی۔ گو یہ سلسلہ دنیا کے دوسرے علاقوں اور خطوں میں بھی ہنوز جاری ہے۔ خانماں برباد فلسطینیوں سے پوچھئے قبرص کے باشندوں سے پوچھئے، افریقہ کے بعض ملکوں میں جو اس طرح کے حالات رونما ہو رہے ہیں۔ ان سے پوچھئے غرض کہ اگر ساری دنیا کے مختلف ملکوں کی تاریخ کو سامنے رکھیئے تو یہ محسوس ہوگا کہ انسانی آبادی مختلف اوقات میں اتھل پتھل ہوتی رہی ہے اور جس جنتِ ارضی کے وہ خواب دیکھتی تھی وہ اسے کہیں میسر نہیں آئے شاید یہ آدم کی میراث ہے۔ آدم کے پاؤں تلے سے جنت کھینچ لی گئی تھی اور وہ اس کے ہجر میں تمام عمر تڑپتے رہے۔

سب سے پہلے میں اٹھا۔ ایک اچھا غسل کیا اور لباس تبدیل کر کے تیار ہو گیا۔ ڈاکٹر رفیق احمد میرے بعد تیار ہوتے اور پھر ہم دونوں ناشتے کے لئے باہر آ گئے جہاں ہم سے بھی پہلے بہت سے لوگ بہت سے مندوبین پہنچ چکے تھے۔ اور بعض لوگ خریداریوں کا پروگرام بنا رہے تھے اور معلوم ہوا کہ اصفہان میں ایک مٹھائی "گاز" کہلاتی ہے جو پورے ایران میں بہت مقبول ہے۔ بالکل اسی طرح جس طرح ایرانی چلو کباب شوق سے کھاتے ہیں۔ اس طرح "گاز" بھی نوشِ جان فرماتے ہیں۔ یہ ایک سفید رنگ کے محلول میں پستے کے ساتھ لپٹی ہوئی ایک چھوٹی سی ٹکیا ہوتی ہے جس کو بٹر پیپر سے ملتے جلتے کاغذ میں رکھا جاتا ہے اور بہت عرصے تک یہ خراب نہیں ہوتی۔ میں تو ذیابیطس کا مریض ہوں۔ تہران سے میں نے تھوڑی سی گاز خریدی تھی اور لاہور لایا۔ لیکن زیادہ تر اہل و عیال نے اسے پسند نہیں کیا۔ تاہم میں نے اپنے مرض کے باوجود اس اصفہانی تبرک کو چکھا اور یہ محسوس کیا کہ اس کی مٹھاس ہماری مٹھائیوں سے قدرے مختلف ہے۔ یوں بھی میں نے تمام ایرانیوں کو شیرینی کا بڑا شائق پایا حتیٰ کہ عام چائے میں بھی وہ ضرورت سے زیادہ چینی استعمال کرتے ہیں۔ لیکن برصغیر کے باشندے غالباً گاز کو بہت زیادہ پسند نہیں کریں گے۔ کیونکہ یہاں شیرینی کی کثرت بھی ہے اور اس کے اقسام بھی کم نہیں ہیں۔ ورائٹیز کی وجہ سے ایرانی اصفہانی گاز شمار و قطار میں نہیں۔ ایک بات اور بھی ہے جو لائقِ غور ہے کہ چونکہ اس برصغیر میں ہر علاقے اور ہر خطے کے مسلمان آتے رہے۔ اور اپنے ہمراہ ہر طرح کے نسخے جو مختلف علاقائی کھانوں پر مشتمل ہیں۔ لاتے رہے اور ان پر اتنے تجربے ہوئے کہ اب ساری دنیا میں سب سے زیادہ ذائقے دار کھانے حلوے اور مٹھائیاں برصغیر کی ہیں۔ ایران ہی میں ہمیں سوہن حلوے کے نام سے جو چیز دریافت ہوئی وہ مطلقاً ہماری گڑ یا پٹی سے بہتر نہیں ہے لیکن اصفہان کی جو چیز سب سے زیادہ ہمیں پسند ہوئی جو صرف ایران ہی میں نہیں۔ ایران کے باہر بھی مشہور ہے وہ نمکین پستے ہیں۔ ایرانیوں کی رنگت سرخ و سفید ہوتی ہے اور اس رنگت میں نمک کی کمی ہوتی ہے۔ شاید ایرانیوں نے اپنی حکمت سے پستے کو نمکین بنا کر اس کمی کو پورا کر دیا ہے۔ ایران میں بقول محمد حسین آزاد کے گوری رنگت عام ہے لیکن کہیں کہیں اگر اس میں کہیں تھوڑا سا سانولا رنگ شامل ہو جاتا ہے تو اس کو حسن سبزینہ کہتے ہیں اس حسن سبزینہ میں بھی اس نمک کا احساس ہوتا ہے۔ بہر حال ہم نے دیکھا کہ یارانِ طریقت گاز اور پستے خریدنے کا پروگرام بنا رہے ہیں اور ان کی کوشش ہے کہ جب الکوثر ہوٹل سے چیک آؤٹ ہوں تو بقدر ضرورت گاز اور پستے ضرور ساتھ لے جائیں۔

الحمد اللہ کہ ڈاکٹر رفیق نے اور میں نے اس پروگرام پر رتی بھر عمل نہیں کیا جس کا ذکر آگے آئے گا۔ بہر حال ناشتے سے فارغ ہو کر ہم سے کہا گیا ہے کہ آج ہم سب سے پہلے اصفہان کی ایک بہت پرانی تاریخی مسجد جا کر دیکھیں گے جو اندرون شہر میں واقع ہے۔

اگر ایران کے مختلف شہروں کے اندرونی علاقوں میں ہمیں گھومنے کا موقع ملتا تو ہم اصل ایران کو ضرور دریافت کر لیتے۔ ہمیں یہ بھی افسوس تھا کہ ہمارے پروگرام میں شیراز کو شامل نہیں کیا گیا تھا۔ کیونکہ ہمارے دوست وقار احمد نے ہمیں یہ اطلاع دی تھی کہ جب کبھی ایران دیکھنے کا موقع ملے شیراز ضرور جانا اور شیراز کے اندرونی علاقوں میں جا کر جب تم وہاں کی نوجوان عورتوں کو دیکھو گے اور ان کے خد و خال پر غور کرو گے تو تم کو چغتائی آرٹ کی جیتی جاگتی گواہی مل جائیگی۔ چغتائی آرٹ پر اکثر یہی اعتراض ہوتا رہا ہے کہ جن خد و خال کے خطوط چغتائی بناتے ہیں اس میں مبالغہ ہے لیکن اس کی حقیقت شیراز جا کر کھلتی ہے کہ بڑی بڑی آنکھیں کشیدہ ابرو ستواں ناک، بھرا ہوا جسم اور ہنستے ہوئے موتیوں کی طرح خوبصورت دانت چاہ زنخداں، سرخ و سفید رنگ پر خوبصورت تل اور ساعد سیمیں صرف اور صرف تم کو شیراز میں نظر آئیں گے۔ یہی نہیں ہمارے پروگرام میں تو قم بھی شامل نہیں کیا گیا۔ یہاں ہم علمائے قم سے مل کر تبادلۂ خیال کرنا چاہتے تھے۔ خیر ہماری بسیں آگے پیچھے پھر روانہ ہوئیں اور خوبصورت اصفہان شہر کا جائزہ لیتے ہوئے ہم چلے جہاں بڑے بڑے کشادہ پارک مرغزاروں کی صورت میں بنے ہوئے ہیں۔ اونچے اونچے خوبصورت درخت نظر آتے جن کا اپنا ایک علیحدہ حسن ہے اور چونکہ یہ ایک خوبصورت صبح تھی جس کا پہلا نظارہ ہم نے اپنے ہوٹل کے کمرے کے ٹیرس سے کیا تھا۔ وہ صرف ایک منظر تک محدود تھا۔ اور یہ نظارے اپنے اندر وسعت و پہنائی رکھتے تھے۔ درختوں، باغوں، خیابانوں، مرغزاروں اور یہاں جا بجا بنے ہوئے حوضوں، تالابوں اور فواروں کا اپنا ایک حسن تھا اور ان کی اپنی خوبصورتی تھی۔

"قرآن شریف ایک ایسی ہدائت ہے کہ اس پر عمل کرنے والا اعلیٰ درجہ کے کمالات حاصل کر لیتا ہے۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

اعلان نکاح:۔ عزیزہ ماریہ جان بنت حکیم انوار احمد جان صاحب کا نکاح اٹھارہ ہزار روپے حق مہر پر مکرم خرم نسیم نوشاہی صاحب ابن پیر شعبان احمد صاحب نسیم سے مکرم میاں محمد افضل صاحب منیر صدر حلقہ امیر پارک گوجرانوالہ نے بیت الہدیٰ میں یکم جون کو پڑھا۔ عزیزہ ماریہ جان محترم حکیم نظام جان صاحب کی پوتی ہے۔

○ عزیز فاروق احمد صاحب لسراء ابن چوہدری منظور حسین صاحب لسراء ریٹائرڈ ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج حال ایڈووکیٹ لاہور ہائی کورٹ کا نکاح عزیزہ عمرانہ عزیز صاحبہ بنت ریٹائرڈ کرنل عزیز الملک صاحب ساکن گکھڑ منڈی ضلع گوجرانوالہ سے مبلغ ایک لاکھ روپیہ حق مہر پر مکرم محمد اقبال صاحب عابد مربی سلسلہ ماڈل ٹاؤن لاہور نے مورخہ ۱۴ر جون ۹۲ء کو بیت الذکر احمدیہ ماڈل ٹاؤن لاہور میں پڑھا۔

احباب ان رشتوں کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں۔

تقریب شادی:۔ مکرم فرید احمد صاحب چٹاگانگ بنگلہ دیش سے اطلاع دیتے ہیں کہ ان کے بھائی مکرم نثار احمد صاحب ولد مکرم چوہدری غلام رسول صاحب کی شادی ۱۵ر مئی ۹۲ء کو چٹاگانگ میں عزیزہ نصرت جہاں دختر مکرم نور الاسلام صاحب ٹھاکر سے عمل میں آئی۔ خطبہ نکاح مکرم مولانا امداد الرحمٰن صاحب صدیقی مربی سلسلہ نے بعوض ۵ ہزار روپے حق مہر پڑھا۔

احباب اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں۔

ولادت:۔ مکرم نصیر الدین احمد صاحب ایم اے ابن مکرم قاضی رشید الدین صاحب لاہور کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے پہلا لڑکا مورخہ ۱۴ر مارچ ۹۲ء بروز جمعۃ المبارک کو نوازا ہے۔ نومولود کا نام ازراہ شفقت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے "صلاح الدین احمد" عطا فرمایا ہے۔

○ مکرم سید شبیر احمد ناصر صاحب ابن مکرم سید عبدالسلام صاحب سابق معلم وقف جدید کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۳ر جون ۹۲ء کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ یہ بچہ وقف نو میں شامل ہے۔

○ مکرم عبدالصمد قریشی صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۲۳ر اپریل ۹۲ء بروز جمعرات کو لندن میں پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ بچے کا نام شعیب طاہر تجویز کیا گیا ہے۔ نومولود مکرم قریشی عبدالغنی صاحب ربوہ کا پوتا ہے۔

احباب ان سب کے لئے دعا کریں۔

درخواست دعا:۔ محترمہ امۃ الوہاب ضیاء صاحبہ بیوہ عبداللطیف خان صاحب (المعروف ننھا) کی ایک آنکھ کی بینائی مکمل ختم ہے۔ جبکہ دوسری بھی متاثر ہے۔ آج کل جرمنی میں ہسپتال میں داخل ہیں۔

○ محترمہ والدہ داؤد حنیف صاحب کی بہو راشدہ منور صاحبہ لندن میں لمبے عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہے۔

احباب ان کے لئے دعا کریں۔

سانحہ ارتحال:۔ محترمہ خورشید بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ظفر اللہ خان حکیمہ صاحب فیصل آباد یکم جون ۹۲ء بروز سوموار گیارہ سال سے زائد عرصہ فالج کی بیماری میں مبتلا رہنے کے بعد اپنے مولائے حقیقی سے جا ملیں۔ آپ موصیہ تھیں ۲ر جون کو ان کا جنازہ ربوہ لایا گیا۔ جہاں بیت المبارک میں بعد نماز ظہر مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم مولانا محمد دین صاحب مربی سلسلہ نے دعا کرائی۔ موصیہ نے اڑسٹھ سال عمر پائی۔

○ مکرم الیاس نصر اللہ چوہدری صاحب سیسکاٹون۔ کینیڈا اطلاع دیتے ہیں کہ انکی والدہ محترمہ بشیر بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمد اسماعیل گورایا صاحب آف فیصل آباد کینیڈا میں کار ایکسیڈنٹ کے بعد ہسپتال میں دو ہفتے بے ہوش رہنے کے بعد مورخہ ۹ر جون ۹۲ء کو وفات پاگئیں۔ ان کا جنازہ ۱۳ر جون کو ربوہ لایا گیا۔ اُسی روز بعد نماز عصر بیت مبارک میں مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور قبرستان نمبر ا میں امانتاً تدفین عمل میں آئی۔ بعد از تدفین مکرم سید عبدالحئی شاہ صاحب نے دعا کروائی۔

○ محترمہ صفیہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد اقبال صاحب آف کوٹلہ قاسم خان مورخہ ۱۲ر جون ۹۲ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ آپ ڈاکٹر چوہدری محمد عبداللہ صاحب آف دھوریہ ضلع گجرات کی بیٹی تھیں۔

احباب ان کی بلندئی درجات کے لئے دعا کریں۔

○ ماہ جون ۱۹۹۲ء میں اطفال کے مطالعہ کے لئے کتاب "بدر اطفال" مقرر کی گئی ہے ناظمین زیادہ سے زیادہ اطفال سے مطالعہ کروائیں۔

(سیکرٹری تعلیم)

پتہ درکار ہے: مندرجہ ذیل موصیات کے موجودہ ایڈریس درکار ہیں۔ اگر موصیات خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی اور دوست کو انکے موجودہ ایڈریس کا علم ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو اطلاع دیں

○ محترمہ حمیداں بیگم صاحبہ زوجہ عبدالغنی صاحب زرگر قوم راجپوت بھٹی سابق سکونت تلونڈی جھنگلاں ضلع گورداسپور وصیت نمبر ۳۲۷۷

○ محترمہ سیداں بی بی صاحبہ زوجہ مکرم مولوی بشیر محمد صاحب وصیت نمبر ۴۶۷۷ قوم جٹ سابق سکونت تلونڈی جھنگلاں ضلع گورداسپور۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

تبدیلی نام: خاکسارہ نے اپنا نام شریفاں بی بی سے "رقیہ بیگم" رکھ لیا ہے۔ آئندہ خاکسارہ کو اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے۔

رقیہ بیگم بنت نور محمد اہلیہ عبدالقیوم مکان نمبر ۱۰/۱۶ محلہ دارالیمن شرقی ربوہ

مورخہ ۲۵۔ مئی کے الفضل میں صفحہ ۴ پر شائع ہونے والے مضمون "ہماری قومی زبان" کے ساتھ مضمون نگار کا نام درج ہونا رہ گیا تھا۔ یہ مضمون مکرم ایم اے ظفر صاحب ربوہ کا تحریر کردہ ہے۔

مضمون نگار حضرات کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ مضمون بھجواتے وقت صرف منسلکہ خط پر ہی اپنا نام اور پتہ نہ لکھا کریں بلکہ مضمون کے اوپر بھی نمایاں طور پر اپنا نام اور پتہ درج فرما دیا کریں۔

(ادارہ)

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۴۷۲ میں عبدالحلیم غزالی ولد BAGINDO غزالی۔ پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال بیعت ۱۹۸۲ء ساکن انڈونیشیا۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۹۔۱۔۱۹۹۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) سوزوکی کار ماڈل ۱۹۹۰ء مالیتی ۲۰،۰۰۰،۰۰۰/ RP (۲) گھڑی "CASIO" مالیتی ۴۰،۰۰۰۔ اس وقت مجھے مبلغ /۱،۰۰۰،۰۰۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ عبدالحلیم غزالی انڈونیشیا گواہ شد نمبر ا۔ مذکر احمد برادر موصی گواہ شد نمبر ۲۔ MANTA - A - SUMAWIJAYA انڈونیشیا۔

خدا تعالیٰ اس سے تو منع نہیں کرتا۔ کہ انسان دنیا میں کام کرے۔ مگر بات یہ ہے کہ دنیا کے لئے نہ کرے بلکہ دین کیلئے کرے۔ تو وہ موجب برکات ہو جاتا ہے مثلاً خدا تعالیٰ خود فرماتا ہے کہ بیویوں سے نیک سلوک کرو۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

بقیہ: صد ا سے آگے

میں گئے ان کا بھی یہاں ذکر آگیا یعنی جب دوزخیوں کا ذکر آگیا کہ انہوں نے یہ کام نہیں کئے تو جنتیوں کا خود بخود آگیا کہ انہوں نے یہ کام کئے۔ لیکن انہوں نے اپنے زور کے ساتھ خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل نہیں کیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت کے نتیجہ ہی میں وہ خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنے کے قابل ہو جاتے۔ اس لئے انسان کو چاہئے کہ جس مقصد کے لئے وہ پیدا ہوا ہے اس میں کامیاب ہونے کی وہ ہمیشہ کوشش کرتا رہے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ یکم دسمبر ۱۹۷۸ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

○ ایم کیو ایم کا ہیڈ کوارٹر عزیز آباد فوج نے حفاظتی محاصرے میں لے لیا ہے فوج نے "بیت الحمزہ" کے گیٹ کھلوا کر صحافیوں کو اس کے اندر کی سیر کرائی۔

○ الطاف حسین نے ۲۴ گھنٹے کا الٹی میٹم دیا ہے کہ حکومت اپنی پالیسی تبدیل کرے ورنہ وہ حکومت سے الگ ہو جائے گی۔

○ گجرات میں مسلح افراد نے پولیس وین پر حملہ کرکے کانسٹیبل کو ہلاک کر دیا۔ اور اپنے دو ساتھیوں کو چھڑا کر لے گئے۔

○ وفاقی وزیر عبدالستار لالیکا نے کہا ہے کہ اخبار بیچنے کا مقابلہ قومی مفادات اور سلامتی کے تقاضوں پر حاوی ہو گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اخبارات میں یہ مقابلہ شروع ہے کہ سندھ آپریشن کو زیادہ سے زیادہ خراب کون ثابت کر سکتا ہے۔ انہوں نے سوال کیا کہ یہ کون سی قومی خدمت ہے؟ قوم نے اخبارات کی آزادی کا پھل پہلے ہی پا لیا ہے۔ تاہم انہوں نے کہا کہ حکومت اخبارات کو کچھ نہیں کہتی اور نہ کہے گی۔

○ حکومت نے اعلان کیا کہ عدالتی فیصلے کے بعد تین دن کے اندر ۵۰ ہزار تک کے کھاتہ داروں کو رقوم ادا کر دی جائیں گی۔

○ لندن سے ایم کیو ایم کے سربراہ مسٹر الطاف حسین نے ایک بیان میں کہا ہے کہ سندھ کے مسئلے کا حل صرف جمہوری حکومت کے تحت سیاسی مذاکرات سے ہی ممکن ہے۔ انہوں نے کہا کہ ناموافق حالات کے باوجود ایم کیو ایم نے تعاون کیا لیکن اسے ختم کرنے کی کوشش کی جاتی رہی ہے۔

○ پنجاب بھر میں شدید گرم موسم کا زور کالی آندھی اور پھر بارش سے ٹوٹ گیا۔ تاہم بلوچستان اور سندھ شدید گرمی کی لپیٹ میں ہیں۔

○ راولپنڈی میں چاروں صوبوں سے آئے ہوئے ہزاروں محنت کشوں نے احتجاجی مظاہرہ کیا۔ وہ تنخواہوں میں ۱۱۰ فیصد اضافے کا مطالبہ کر رہے تھے ملک بھر کے محنت کش ۵ جولائی سے علامتی ہڑتال کریں گے۔ واپڈا کے محنت کش پورے ملک کی بجلی بند کر دیں گے۔

○ افغانستان کی ملیشیا کے سربراہ رشید دوستم اور ببرک کارمل طیارے کے ایک حادثے میں ہلاک ہو گئے ہیں۔

○ کراچی میں ایم کیو ایم کے قائدین نے اپنے اپنے حامیوں کو گولی چلانے سے منع کر دیا ہے جس سے اب گڑبڑ کا امکان کم ہو گیا ہے۔

○ پاکستان نے دوسرے کرکٹ ٹیسٹ میچ میں برطانیہ کو دو وکٹوں سے ہرا دیا۔

○ چیف الیکشن کمشنر نے کہا ہے کہ حکومت سیاسی عدم استحکام روکنے کے لئے فوری اقدامات کرے۔ ہارس ٹریڈنگ سے نمٹنے کے لئے قانون بنایا جائے۔

○ کراچی میں فوجی آپریشن کے دوران گرفتار شدگان کی تعداد ۵۰۰ تک پہنچ گئی ہے۔

دانتوں کا معائنہ مفت
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ رانا مدثر احمد
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

خوشخبری
لندن کا سفر
فضائی سفر کی تمام مشکلات کا حل انفرادی توجہ یا گروپ کی شکل میں تمام سہولتیں بہم پہنچائیں گے۔ دعویٰ نہیں کرتے! ہم نے پہلے بھی یہ خدمت انجام دی تھی اور آج بھی خدمت میں پیش پیش ہیں۔ تفصیلات اور بکنگ کے لئے لطیف الرحمٰن سے ۱۰ جولائی تک رابطہ کریں۔
رومی ٹریولز (پرائیویٹ) لمیٹڈ
۶، ۷ ہوٹل مڈ ایسٹ ڈاکٹر داؤد پوتا روڈ کینٹ اسٹیشن کراچی ۷۵۵۳۔ فون: ۵۱۵۱۶۱ - ۵۱۵۲۰۹ - ۵۲۱۳۷۷ - ۵۲۹۶۲۴
IATA
GOVT. LICENCE NO. 1329

شیزان
پاکستان میں
تازہ پھلوں کی مصنوعات
بنانے والا
سب سے بڑا ادارہ

Shezan International Ltd., Lahore-Karachi.
adcom 111-89

خرید و فروخت
اگر آپ نے کوئی چیز خریدنی ہو۔ یا فروخت کرنی ہو تو ہماری خدمات حاصل کریں۔
ایک نئی ویل چیئر۔ ایک سلائی مشین اولمپیا ۵۴ ڈیزائن۔ ایک کولر اچھی حالت۔ واشنگ مشین اچھی حالت میں نیز گھریلو استعمال کا فرنیچر۔ ایک کار فوکسی فوری فروخت۔
پاک لینڈ ٹریڈرز و نیلام گھر
اقصیٰ چوک۔ ربوہ